REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

یوم شنبہ

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۰ فتح ۱۳۴۰ ھش | ۱۰ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۸۶

33

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۹ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل بھی حضور بعد نماز عصر سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

نیا آئین جنوری کے آخر تک نافذ کر دیا جائے گا

انتخابات مئی تک مکمل ہو جائیں گے۔ نئی پارلیمنٹ ہی بجٹ کی منظوری دے گی

نتھیا گلی ۹ دسمبر۔ صدر ایوب خاں نے کہا ہے کہ نیا آئین آئندہ جنوری کے آخر تک نافذ کر دیا جائے گا۔ اور پارلیمنٹ کے انتخابات مئی تک مکمل ہو جائیں گے۔ آپ نے اس امر کا اعادہ کیا کہ نئی پارلیمنٹ ہی ملک کے اگلے بجٹ کی منظوری دے گی۔ صدر نے کہا پاکستان کے ہمسائے اس کے دوست نہیں ہیں۔ اس لئے پاکستان کو مضبوط بنانا ضروری ہے ـــ آپ نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں صرف ان لوگوں کو منتخب کریں۔ جو اعلیٰ کردار کے مالک ہوں۔ اور جن کے دلوں میں ملک اور قوم کی محبت ہو۔ صدر ایوب عوام سے رابطہ بڑھانے کی مہم کے سلسلہ میں کل راولپنڈی سے یہاں پہنچے تھے۔ آپ نے راستہ میں گنگا سے اور کھوڑ اور فتح جنگ میں بھی عام جلسوں سے خطاب کیا۔ اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے بات چیت کی۔

صدر نے کہا ملک کا نیا آئین قابل عمل، قابل فہم اور عوام کے ذہنوں کے مطابق ہوگا۔ آپ نے وطن سے محبت رکھنے والے افراد سے اپیل کی کہ وہ میدان میں آئیں۔ اور پاکستان کے اتحاد ترقی اور خوشحالی کے لئے کام کریں۔

ضروری اعلان

مہمانان کرام جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کی فرودگاہوں میں امسال مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں متعلقہ جماعتیں نوٹ کر لیں۔

۱۔ جماعت ہائے ضلع شیخوپورہ (شیخوپورہ شہر کو چھوڑ کر) ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ٹھہریں گی

(۲) جماعت ہائے قادیان و بھارت دفاتر تحریک جدید میں ٹھہریں گی۔

(۳) جماعت ہائے احمدیہ پشاور ڈویژن۔ جھنگ ضلع و شہر اور راولپنڈی ضلع و شہر جامعہ احمدیہ (عمارت جدید) میں ٹھہریں گی۔

بقیہ جماعتیں حسب سابق ٹھہریں گی۔ فرودگاہوں کا تفصیلی نقشہ علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

ـــ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ـــ

اہل قافلہ کا قیام لاہور میں جودھامل بلڈنگ کی بجائے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں ہوگا۔ تمام احباب امیر قافلہ کو اور میرے عارضی دفتر میں جو مسجد میں کھلے گا بہر حال ۱۲ دسمبر کو رپورٹ کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

۲۸ میل کی سائیکل ریس اور ۸ میل کی کراس کنٹری ریس کے مقابلے

اول الذکر دوڑ میں مہر دین صاحب اور مؤخر الذکر دوڑ میں خلیل احمد صاحب اول رہے

مقابلوں کے اختتام پر محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۹ دسمبر۔ کل یہاں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۲۸ میل کی سائیکل ریس اور ۸ میل کی کراس کنٹری ریس کے شاندار مقابلے ہوئے اول الذکر مقابلے میں حلقہ گول بازار کے خادم مہر دین صاحب سرگودھا سے ربوہ تک کا ۲۸ میل کا فاصلہ سائیکل پر ایک گھنٹہ ۷ منٹ میں طے کر کے اول رہے۔ اور مؤخر الذکر دوڑ میں دار النصر شرقی کے خادم خلیل احمد صاحب نے لالیاں سے ربوہ تک ۸ میل لمبا فاصلہ پیدل ۴۴ منٹ میں طے کر کے اول پوزیشن حاصل کی ـــ یہ مقابلے کھیلوں کے اس سہ روزہ ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں منعقد ہوئے تھے۔ جو مجلس مقامی کے زیر اہتمام ۶ دسمبر سے ہو رہا تھا۔ ۲۸ میل کی ریس کل صبح ۸½ بجے سرگودھا سے شروع ہوئی جس میں ربوہ کے ۸ خدام نے حصہ لیا۔ حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی قائم مقام مہتمم مقامی مجلس مرکزیہ نے ریفری کے فرائض سر انجام دیئے۔ آپ ایک جیپ کار پر سوار تھے۔ ۲۸ میل میں گول بازار کے مہر دین صاحب دارالرحمت شرقی کے محمد شریف صاحب اور گول بازار کے عبدالعزیز صاحب نے علی الترتیب اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے بالترتیب یہ فاصلہ ایک گھنٹہ ۷ منٹ، ایک گھنٹہ ۸½ منٹ اور ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ میں طے کیا۔

۸ میل کی کراس کنٹری ریس صبح ۸½ بجے لالیاں سے شروع ہوئی تھی جس میں دس خدام نے حصہ لیا۔ اور ریفری کے فرائض منظور احمد خان صاحب نسیم نے ادا کئے۔ اس میں دار النصر شرقی کے خلیل احمد صاحب، دار الصدر غربی (ب) کے لطیف احمد صاحب چیمہ اور احمد نگر کے سمیع اللہ صاحب علی الترتیب اول دوم اور سوم رہے۔ اور انہوں نے یہ فاصلہ بالترتیب ۴۴ منٹ ۴۹ منٹ اور ۵۱ منٹ میں پیدل طے کیا۔ چک ۴۶۔ لالیاں۔ احمد نگر اور ربوہ میں شائقین نے سڑک پر جمع ہو کر ان ریسوں کو دیکھا اور اس طرح مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے حوصلے بڑھائے۔

اسی روز نماز مغرب کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے ان مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۱ دسمبر ۱۹۶۱ء

اللہ تعالیٰ مصرف القلوب کی تجدیدی قوت

الفضل ۸/۷ دسمبر ۱۹۶۱ء کے اداریوں میں ہم نے ایک ہفت روزہ کے کچھ حوالے نقل کئے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر نہایت مایوسی اور اپنی بے بسی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اداریہ ۸ دسمبر میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "فتح اسلام" سے بھی ایک حوالہ درج کیا ہے۔ جس میں آپ نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے مسلمانوں کی موجودہ کمزوریوں کا اور ان اثرات کا ذکر نہایت دردمندی سے کیا ہے۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی ہے۔ آپ نے اسی رسالہ میں اس سے آگے عیسائیت کا ذکر بھی کیا ہے جو انگریز کی آمد کی وجہ سے ہندوستان میں اثر انداز ہوئی۔ اور جس کے پیروؤں نے اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک نہایت زبردست محاذ قائم کر لیا۔

انگریز کے ساتھ یورپ سے نکلکر اسلام پر ایک ایسے سانپ نے حملہ کر دیا جس کے دو منہ ہیں۔ اور دونوں مہلک زہر کی کچلیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور جو دونوں مونہوں سے اسلام کو ڈسنا چاہتا ہے۔ ایک مونہہ الحاد ہے۔ یعنی وہ بے خدا تہذیب جو عیسائیت کو کچل کر یورپ میں برسر اقتدار آئی۔ جس نے نیچری خیالات کی پرورش کی اور موجودہ فلسفہ اور سائنسی ترقی جس کی کوکھ سے پیدا ہو کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے چاروں طرف حملہ آور ہیں۔ سانپ کے اس الحادی منہ کی پھنکاروں نے مسلمانوں خاصکر برصغیر ہند کے مسلمانوں کو بھی بڑی طرح نقصان پہونچایا۔ اور یہاں بھی ترقی کے ایسے علمدار پیدا ہوگئے جنہوں نے اسلامی صداقتوں کو اُس نیچری عقلیت کے چھوٹے بٹوں سے تولنے کی کوشش کی۔ چنانچہ سر سید مرحوم اور آپ کے زیر اثر مسلمان اہل علم حضرات نے اسلام کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا۔ اور اسلامی صداقتوں کو نیچری خیالات کے آگے جھکانے کی کوشش کی۔

یہ اس سانپ کا ایک منہ ہے اس کا دوسرا منہ عیسائیت ہے۔ پادریوں نے نہایت تنظیم کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور ہر طریقے سے اسلام کو زک دینے کی کوشش کی۔ ان کے ساتھ حکومت کی طاقت کے علاوہ تمام یورپ کا جوش اور روپیہ اور ہر قسم کا سازوسامان تھا۔ انہوں نے برصغیر ہند کے طول و عرض میں اپنے ادارے پھیلا دیئے۔ اور نہ صرف عیسائیت کے بڑے بڑے مشن قائم کئے۔ بلکہ ہسپتال اور سکول اور کالج بنائے جن میں انجیل اور بائیبل کی تعلیم و تبلیغ کو لازمی بنا دیا۔ انہوں نے یہ ادارے ہر قریہ میں جاری کئے اور حکومت نے ان کو ہر طرح کی سہولتیں دیں۔ مسلمان کا ایمان لوٹنے کے لئے انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اسی رسالہ "فتح اسلام" میں اس کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں

"عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے نئی قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقعہ اور محل پر کام میں لا رہے ہیں۔ اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں۔ اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں۔ جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔ یہاں تک کہ ناٹک کے تماشوں میں نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ھادی پاک اسلام کی بُرے بُرے پیرایوں میں تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ اور سوانگ نکالے جاتے ہیں۔ اور افترائی تہمتیں تھیٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہیں۔ جن میں اسلام اور نبی پاک کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے پوری حرامزدگی خرچ کی گئی ہے"

عیسائیت کے حملے کا یہ نقشہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۶۰-۷۰ سال پہلے کھینچا تھا۔ آج مسلمانوں کی بے بسی اور بے کسی کا جو رونا معاصر نے رویا ہے۔ اس سے بھی کہیں زیادہ گہرائی سے ان حالات کو آپ نے اس طرح محسوس کر لیا تھا۔ معاصر آج اپنی بے بسی کا اس طرح اظہار کرتا ہے۔

"ہم اپنی صلاحیت کی کمی، اپنی ناتوانی، اپنی کمزوری، اپنی بے مائیگی اپنے فرد تر مقام اور اپنی بے بسی کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس نحیف آواز کو ان بلند ایوانوں تک پہونچانے پر قادر نہیں ہیں۔ ہم اپنے ہاتھ میں وہ صور اسرافیل نہیں رکھتے۔ جو اس سرزمین کے خوابیدہ انسانوں کو جگا دے۔ ہم اپنے کلمات میں وہ انقلابی قوت نہیں پاتے جو دلوں کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ اور ہم علم و تقویٰ کا وہ سرمایہ بھی اپنے دامن میں نہیں پاتے جو تھوڑی کج مج بیان اور ادھورے کلمات کو اتنا مؤثر بنا دیتا ہے۔ کہ ان سے قلوب انسانی حیات نو سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں ہمیں نہیں ملیں۔ جو کچھ میسر آیا۔ اس سے مقدور بھر کام لے رہے ہیں۔ اپنے اضطراب کا اظہار بڑی حد تک بے کم و کاست کئے دیتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ مصرف القلوب کسی ایسی تجدیدی قوت کو برپا فرمائیں گے جو اس مہیب ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دے۔ اور جو رائج نظام زندگی کو توڑ پھوڑ کر اس کے خرابے سے پاک اور صالح اسلامی زندگی کا قالب تیار کرے"

اس عبارت کے آخری الفاظ پر غور فرمائیے۔ معاصر اپنی مساعی سے مایوس ہے مگر وہ آرزو کرتا ہے۔

"یقین رکھتے ہیں کہ اللہ مصرف القلوب، کسی ایسی تجدیدی قوت کو برپا فرمائیں گے۔ جو اس مہیب ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دے۔ اور جو رائج نظام زندگی کو توڑ پھوڑ کر اس کے خرابے سے پاک اور صالح اسلامی زندگی کا قالب تیار کرے"۔

معاصر کی یہ خواہش غلط نہیں ہے مگر اس کا یقین ایسا ہے جو شاید قیامت تک بھی جلوہ نما نہ ہو۔ کیونکہ یہ یقین صرف کہنے کے لئے ہی یقین ہے۔ اگر یقین واقعی ہوتا تو معاصر دیکھتا کہ اس اللہ تعالیٰ نے جو مصرف القلوب ہے اس نے ایسی تجدیدی قوت برپا کر دی ہوئی ہے مگر اس قوت کی طرف سے معاصر نے نہ صرف آنکھیں بند کر لی ہوئی ہیں۔ بلکہ اس قوت کو جھٹلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ میں اس جگہ اس تجدیدی قوت کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچین قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالےٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے۔ تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا۔ کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخشکر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالےٰ نے نہایت درجہ کے مکروں کے مقابل پر جو سحر کی حقیقت تک پہونچ گئے ہیں۔ ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے۔ جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی۔ اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا۔ اور اسے سرد اور کم قدر اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دونگا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈالکر چپ رہتا۔ اور اپنے اس

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کے واعظ کیسے ہونے چاہئیں

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو اور عقائد و مسائل کا صحیح علم اور واقفیت حاصل کرو

ہماری جماعت کے واعظ

یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کرکے دکھائیں تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔ اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کیلئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کرسکے۔ یہ تینوں چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اوّل پیدا علم ہؤا۔ دوم تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے۔ اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔ اور یہ مَیں اس لئے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔

ہماری جماعت کو عمل کی ضرورت ہے

یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے۔ کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھایا۔ اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو۔ اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔

سچّا ہادی خیانت نہیں کرسکتا

جو شخص خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کی کمزوری کو دُور کرے۔ سچّا ہادی کبھی خیانت نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس طرز اور چال پر کوئی چلے خواہ اس کی زندگی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہی ہو وہ پروا نہ کرے۔ تو سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے اصلاح کے لئے نہیں آیا بلکہ شیطان اس کا قرین ہے۔ سچّا ہادی جو دیکھتا ہے۔ اس کی اصلاح کرتا ہے ہاں یہ درست ہے کہ وہ کسی کی ذلّت اور رسوائی نہیں کرنا چاہتا مگر مریض کے امراض کو شناخت کرکے ان کا علاج بتاتا ہے۔

خدمت دین بھی عمر بڑھاتی ہے

جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں۔ ان کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی۔ اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہیں کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے اور جو سچے دل سے خادم ہے وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا وَاَمَّا مَا یَنفَعُ النَّاسَ فَیَمکُثُ فِی الاَرضِ۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ صفحہ ۵-۸ پرچہ ۲۱؍اگست ۱۹۰۲ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں اور غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دیں!

یادِ رفتگان

الحاج خانصاحب چوہدری فضل الدین صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور - ربوہ)

الحاج خانصاحب چوہدری فضل الدین صاحب مرحوم کے ساتھ مکرم والد صاحب بزرگوار حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے ۱۹۰۵ء سے تعلقات تھے۔ جبکہ مکرم والد صاحب موضع کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں منشی صلعدار تھے اور مکرم چوہدری صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر تھے۔ محکمہ نہر میں ہو کر مکرم والد صاحب کے دیانت داری کے اعلیٰ معیار سے آپ خاص طور پر متاثر تھے۔ باوجود ایک ماتحت کارکن ہونے کے پھر بھی مکرم والد صاحب ان کو وقتاً فوقتاً پیغام احمدیت مختلف پیرایوں میں پہنچاتے رہتے تھے۔ اور مکرم چوہدری صاحب بھی ان کا خاص احترام کرتے تھے اور پورا اعتماد رکھتے تھے۔ چنانچہ مکرم والد صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں مکرم چوہدری صاحب کے چچازاد بھائی اور بہنوئی مکرم چوہدری غلام محمد صاحب تو انہی دنوں احمدیت میں داخل ہو گئے اور اخلاص کا انتہائی اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ اپنے علاقہ کے آنریری مبلغ بن گئے اور احمدیت ان کے رگ و ریشہ میں سما گئی۔ اور باہمی ایسا دلی تعلق ہو گیا کہ ان کی پہلی بیوی کی وفات ہونے پر مکرم والد صاحب کو اپنی چچازاد ہمشیرہ ان کے عقد میں دینے کا ارادہ ہو گیا۔ جو میری خالہ بھی تھیں اسی طرح سے اس خاندان سے تعلقات قریب سے قریب تر ہوتے گئے۔ افسوس ہے کہ خاکسار مکرم چوہدری فضل الدین صاحب کی وفات کے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ نخلہ میں تھا۔ اور اطلاع بھی دیر سے ملی اس لئے جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔ لیکن ان کا جنازہ غائب نخلہ میں پڑھا گیا۔

مکرم چوہدری فضل الدین صاحب کے جو حالات ان کے فرزند عزیز چوہدری عبدالحمید صاحب چیف انجینئر لاہور کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں احباب جماعت کے لئے قابلِ تقلید ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب کا وطن موضع کرلایال تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر تھا۔ آپ کی ولادت چوہدری نواب خانصاحب ذیلدار کے ہاں ۱۸۷۰ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم ورنیکلر مڈل تک اجنالہ میں حاصل کی۔ بعد ازاں گھر میں ہی انگریزی، اردو اور فارسی کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔

سرکاری نوکری کی طرف رجحان ہوا تو ابتداء پٹواری بنے۔ اس کے بعد جلد ہی منشی اور پھر صلعدار ہو گئے اور پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈپٹی کلکٹر ہو گئے۔ اور اس سے ۱۹۲۵ء میں ریٹائر ہوئے۔ اس وقت تک آپ کو سلیکشن گریڈ مل چکا تھا۔ دورانِ ملازمت آپ سرگودھا۔ لائلپور۔ ملتان۔ گجرات اور امرتسر کے اضلاع میں متعین ہوئے۔

مرحوم نہایت وضع دار۔ خوش خلق۔ نیک۔ بارسوخ اور باذوق انسان تھے۔ اسلامی نمونہ اور احکام اسلام خصوصاً نماز روزہ کے پابند تھے۔ ملنسار اتنے تھے کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ آپ کے جلد ہی گرویدہ ہو جاتے تھے سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے سے قبل آپ اہلِ حدیث خیالات رکھتے تھے۔ چنانچہ امرتسر میں غزنوی خاندان اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے کافی راہ و رسم رہا تھا۔ لیکن تعصب قطعاً نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے درس قرآن کریم کے نوٹ ان دنوں باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مسیح ناصری کی وفات کے شروع سے ہی قائل تھے۔ کچھ عرصہ تک مولوی محمد علی صاحب (امیر غیر مبایعین) کے زیر اثر بھی رہے لیکن نہ تو ان کی بیعت کی اور نہ ہی ان کی پارٹی کے ساتھ کوئی تعلق پیدا کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عقیدت ۱۹۳۰ء سے شروع ہوئی۔ حضور کی قابلیت اور علمیت کے شروع سے مدّاح تھے اور ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زبان سے مجدد تک مان لیا کرتے تھے۔

اس خاندان میں احمدیت کا آغاز مکرم چوہدری غلام محمد صاحب سے ہوا جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں مع اپنی اہلیہ اور بچگان کرلایال ضلع امرتسر میں شہید ہوئے۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب کے آغوشِ احمدیت میں آنے کے بعد خاندان کے دیگر افراد بھی یکے بعد دیگرے احمدی ہوئے۔ مکرم چوہدری فضل دین صاحب کے بڑے بیٹے چوہدری عبدالحمید صاحب چیف انجینئر محکمہ بجلی ۱۹۲۵ء میں احمدی ہوئے۔ اس کے بعد آپ کی اہلیہ محترمہ ۱۹۳۳ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں مکرم چوہدری صاحب مرحوم اگرچہ عقائد کے لحاظ سے سب کچھ تسلیم کر چکے تھے لیکن بیعت نہ کرتے تھے بالآخر ۱۹۵۶ء میں حضرت چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب مرحوم امیر جماعت کراچی (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) آپ کو ربوہ لے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کروائی۔ حضور کی ملاقات کے بعد آپ کو بیعت کے لئے انشراح پیدا ہو گیا۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے برآمدہ میں ہی جہاں ملاقات ہوئی آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اسی طرح مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم اس خاندان پر ہمیشہ ہمیش کے لئے ایک نہایت ہی عظیم الشان احسان کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بیحد برکات نازل فرمائے آمین۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی عمر بوقت وفات ۹۲ برس کے قریب تھی آپ کی صحت جسمانی ساری عمر اچھی رہی اور آخر تک کسی عارضہ یا بیماری میں مبتلا نہ ہوئے۔ پچھلے دو تین برس سے دل بڑھ جانے کے باعث سانس پھول جاتا تھا اور یہی شکایت رفتہ رفتہ بڑھتی گئی اور بالآخر یہی کمزوری ان کو اس دارِ فانی سے لے گئی اور آپ نے ۱۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۱ء کو صبح ڈیڑھ بجے کے قریب داعیِ اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ گھر کے نوکروں چاکروں سے بہت محبت سے پیش آتے تھے اور خادم بھی اپنے آپ کو ان کے بیٹے ہی سمجھتے تھے اور ان کے اشاروں پر ہر خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ ہر وقت واسکٹ کی جیبوں میں نقدی ریزگاری وغیرہ رکھتے تھے تاکہ سارا دن کوٹھی پر آنے والے فقیروں کو کچھ نہ کچھ دے سکیں اور وہ خالی ہاتھ نہ جائیں۔ سارا دن اپنی حاجتیں پیش کرنے والوں کا ان کے پاس تانتا بندھا رہتا تھا اور جس کسی کا کام جس کسی سے متعلق ہوتا اس سے کروا دیتے تھے اور دوڑ دھوپ کروانے میں بھی خوشی محسوس کرتے تھے۔

چوہدری صاحب کی زندگی دینی اور دنیوی دونوں رنگ سے بہت کامیاب تھی۔ آپ ۱۹۳۷ء میں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور سات سال تک ممبر رہے۔ ملازمت میں اعلیٰ کارکردگی کے عوض "خان صاحب" کا خطاب ملا۔ اور پھر ۱۹۴۲ء میں M.B.E کا خطاب بھی حاصل کیا۔ آپ راجپوت برادری کے اعلیٰ رکن تھے۔ انجمن مسلم راجپوتاں پنجاب کے صدر اور آل انڈیا مسلم راجپوتاں کے جنرل سیکرٹری بھی کئی سال تک رہے۔ اس کے علاوہ انجمن اسلامیہ امرتسر اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے چالیس پچاس سال سے ممبر تھے۔ غیر اسلامی رسومات کے سخت مخالف تھے اور اپنے خاندان کو بالخصوص ایسی رسومات سے دور کیا آپ نے ۱۹۲۶ء میں حج بیت اللہ بھی کیا تھا۔ خیر تھے۔ یتیم خانوں، بیوگان اور عاجز لوگوں کی وسیع پیمانے پر امداد کیا کرتے تھے بیعت سے قبل ہسپتال میں ایک کمرہ بھی بنوایا۔ سلسلہ کی مساجد میں چندے بھی دیئے اور اپنی وصیت میں ۵۰۰/- روپے سالانہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتے رہنے کی ہدایت بھی کر گئے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے خاندان کے افراد کو ان کی نیک زندگی کا نمونہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مغفرت

میرے برادر نسبتی ملک صدیق احمد صاحب ایک مختصر علالت کے بعد مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء بروز جمعرات میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم دیپالپور ضلع منٹگمری میں رہائش پذیر تھے۔ اور میڈیکل پریکٹیشنر تھے۔ غرباء کا علاج بالعموم مفت کرتے تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کی وفات کو دیپالپور اور گردونواح کی پبلک نے بڑی شدت سے محسوس کیا۔ علاوہ جماعت کے تقریباً پچاس ساٹھ افراد کے جو فوری طور پر منٹگمری، اوکاڑہ۔ پاک پٹن سے جمع ہو گئے تھے۔ تقریباً پانچ سو افراد غیر از جماعت نے بھی جنازہ ادا کیا سینکڑوں افراد تعزیت کے لئے مرحوم کے مکان پر آتے رہے۔

مرحوم کے پسماندگان میں آٹھ بچے اور ایک بیوہ ہے جو میری بھانجی ہے۔ بچے ابھی چھوٹے اور زیرِ تعلیم ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ خود ان کا کفیل ہو۔

حبیب الرحمٰن ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودھا

درخواستِ دعا

مکرم ملک محمود رشید صاحب ہیڈ ماسٹر محمد آباد سکول چار ہفتہ بخار سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد اسلم ٹیچر محمد آباد سکول

اسلام اور قوت ارادی کی نشوونما

(از چوہدری رشید احمد صاحب جاوید نائب صدر مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نوٹ :- یہ مقالہ مورخہ ۱۰ر اکتوبر کو مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے اجلاس میں پڑھا گیا

اسلام اور قوتِ ارادی کی نشوونما کا موضوع دو جدا جدا حصوں میں منقسم ہے اول یہ کہ قوت ارادی کیا ہے۔ اسکے کیا فوائد ہیں اور کس طرح اسے مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ دوئم یہ کہ اسلام قوت ارادی کی نشوونما اور ارتقاء کے لئے کیا طریق بتاتا ہے۔ اسلام میں وہ کونسے ذرائع ہیں۔ جن سے قوت ارادی کے بلند ہونے میں مدد ملتی ہے۔

قوت ارادی کی اہمیت

سو واضح ہو کہ قوت ارادی تکمیل عمل کی خاطر انسانی کردار کے جوش اور اس کی مستقل مزاجی کا نام ہے۔ انسان کو متعدد صفات دی گئی ہیں۔ منجملہ ان صفات کے ایک وہ بھی ہے جس کا تعلق حصول مقاصد سے ہے۔ اس صفت کا دوسرا نام قوت ارادی ہے۔ یہی وہ صفت ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے عمل و فعل میں غلبہ و قدرت حاصل کرتا ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جو انسان کے لئے ہر چیز کو آسان اور ممکن الحصول بنا دیتا ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے جو بھی قوت انسان کے اندر پیدا کی ہے۔ اس کا قطعی مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے خالق کی رضا حاصل کریں۔ جس کام کے کرنے کا وہ حکم دیتا ہے اس کام کو کریں اور جس کام سے وہ باز رہنے کو کہتا ہے اس سے باز رہیں۔ انسانی زندگی کے اس مقصد کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کی ایک آیت میں یوں بیان فرمایا ہے

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات آیت ۵۷)

یعنی میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ عبادت آقا کی رضا جوئی کا ہی دوسرا نام ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد اور اس کا منتہائی مقصود خدا تعالےٰ کی رضا جوئی ہے۔ اب اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ صحیح اور تعمیری قوت ارادی یہ ہے کہ جب انسان کے دل میں نیکی کی تحریک ہو تو وہ اسکو کر گزرے اور جب بدی کا احساس ہو تو اس سے اپنے دامن کو بچائے خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنے معاملات کا مختار الکل بنا کر بھیجا ہے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے دئے ہوئے قویٰ کا صحیح استعمال کریں۔ اور قوت ارادی کا صحیح استعمال یہی ہے کہ ہم اسے نیکی کے کاموں اور تقوے کے حصول میں لگائیں۔

اب ہم قوت ارادی کی اہمیت کو لیتے ہیں۔ کسی چیز کی اہمیت جاننے کے لئے ہمیں اس کے فوائد اور اسکے فقدان کے اثرات کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

استقلال صبر اور ایثار کی ضرورت

ابھی یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ صحیح اور تعمیری قوت ارادی اور امر معروف کا باہم گہرا تعلق ہے۔ اور امر معروف کے بجالانے میں قربانی، ایثار اور آزمائش کا پہلو بہرحال غالب ہوگا۔ کیونکہ ایک نیکی اس وقت تک حقیقت نہیں بن سکتی۔ جب تک کہ اس کا کرنے والا قربانی اور ایثار سے کام نہ لے اور قربانی اور ایثار اس وقت تک ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ قربانی یا ایثار سے پہلے انسان ایک تلخ امتحان سے نہ گذرے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ قوت ارادی کی نشوونما کے لئے استقلال، صبر، ایثار اور قربانی ازحد ضروری ہیں۔ جس قدر کسی قوم میں قربانی، استقلال اور ایثار کی روح زیادہ ہوگی۔ اسی قدر اس قوم کی قوت ارادی بلند ہوگی۔ اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ قوم ہر آزمائش اور ہر امتحان کے وقت اپنی بلند قوت ارادی کے بل بوتے پر مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے اپنے منزل مقصود کے حصول میں کوشاں رہے گی۔ یہاں تک کہ اپنی بلند ہمتی اور اپنی اولوالعزمی کے سہارے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی۔

مصائب و آلام کے طوفانوں سے گذرتے ہوئے اپنے مقصود و مطلوب کو پا لینا ہی کسی قوم کا سب سے بڑا مطمح نظر ہو سکتا ہے اور یہ مطمح نظر اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس قوم کی قوت ارادی کی ایسے طور پر آبیاری نہ کی جائے کہ جس کے نتیجہ میں اس میں وہ عزم اور ہمت پیدا ہو کہ وہ بڑی سے بڑی قربانی اور بڑے سے بڑے ایثار کے لئے تیار ہو جائے اس سے ظاہر ہے کہ قوتِ ارادی کا تقدیر امم سے کس قدر گہرا تعلق ہے۔

قوت ارادی کی نشوونما میں اہم رکاوٹیں

اب ہم ان عناصر کو لیتے ہیں جو قوت ارادی کی نشوونما میں روک بن جاتے ہیں اور جس کے نتیجے میں ایک قوم اس سے پہلے کہ اپنے منتہائے مقصود کو پہنچے اپنی موت خود ہی مر جاتی ہے۔ سو واضح ہو کہ ان روکوں میں سب سے بڑی روک کاہلی، تن آسانی اور سستی ہے۔ دوسری روک جو کہ پہلی روک کا ضمنی نتیجہ ہے وہ کسی مطمح نظر کا فقدان ہے۔ تیسری روک کسی قوم کی وہ بدعات ہیں جو اس میں راسخ ہو چکی ہوں۔ اور معاشرہ کو تباہ کر رہی ہوں۔ جس قوم میں یہ چیزیں جنم لے لیں۔ اس قوم کی قوت ارادی تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

جب ہم مسلمانوں کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب تک قوم میں سستی، کاہلی، تن آسانی، مطمح نظر کا فقدان اور معاشرہ سوز بری عادات پیدا نہ ہوئیں یا دوسرے لفظوں میں جب تک قوم کے اندر جفاکشی، بیداری، چستی، ایک واضح مطمح نظر اور ایک پاکیزہ ماحول قائم رہا۔ مسلمانوں نے ہر آنے والے دن کو گذرے ہوئے دن سے زیادہ درخشاں اور زیادہ عظیم الشان پایا مگر جب یہ فضائل ان میں مفقود ہو گئے تو وہ دوسری قوموں کے محکوم ہو گئے۔ ان کی اپنی کوئی قوت ارادی نہ رہی۔ ان کی حریت ضمیر جاتی رہی۔ غلامی کی روح ان پر محیط ہو گئی اور اس کے اثرات نسلاً بعد نسل چلتے رہے یہاں تک کہ آج بھی یہ اثرات مسلمانوں کے ایک کثیر طبقہ پر محیط نظر آتے ہیں۔

آزمائش کے وقت صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کی بجائے خدا سے شکوے شروع ہو گئے تکلیف کے وقت قربانی اور ایثار کے عظیم خلق کو بھلا دیا گیا۔ زبانی جمع خرچ البتہ آج بھی ہمارا محبوب مشغلہ ہے۔ عمل کی دولت ہم سے چھین گئی۔ یہ کیوں ہوا؟ یہ کیونکہ مسلمانوں میں وہ قوت ہی نہیں رہی تھی جو ان کو کسی ٹھوس کام کے سرانجام دینے کے لئے ابھار سکتی۔

اب تک میں نے آپ کو بتایا ہے کہ قوت ارادی کیا ہے؟ اس کے کیا فوائد ہیں؟ اور وہ کونسے عناصر ہیں جو اسکی نشوونما میں حائل ہیں۔ اب میں اس مضمون کے دوسرے حصہ کو لیتا ہوں یعنی اسلام قوت ارادی کی نشوونما کے لئے براہ راست یا بالواسطہ کونسے طریق بتاتا ہے؟

مذہب کا کردار

مگر یہاں ضمناً ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قوت ارادی کی نشوونما میں مذہب نے کیا کردار ادا کیا ہے؟ اس سوال کا جواب آسان ہے یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ تعمیری اور صحیح قوت ارادی اور نیکی کے کام بجالانے میں باہم گہرا رشتہ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیکی کا وجود کہاں سے آیا؟ ظاہر ہے سب سے پہلے مذہب نے ہی نیکی اور بدی میں تفریق کی یہ علیحدہ بات ہے کہ آج مذاہب نیکی کی تعریف پر متفق نظر نہیں آتے۔ تاہم نیکی کا مبداء بہرحال مذہب ہے۔ مذہب نے بدی سے بچنے کی تلقین کی اور نیکی کے کام بجالانے کی ترغیب دی۔ جب ہم برے اور نیک کاموں کا تجزیہ کرتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ بدی خواہ کیسی ہی ہو آسانی اور بغیر کسی ایثار یا قربانی سے کی جا سکتی ہے۔ اسلئے بدی کا اپنانا قوت ارادی کو تباہ کرنے کے مترادف ہوگا۔ قوت ارادی بڑھے گی تو بہرحال نہیں ہاں البتہ بدی بعض ایسے عناصر کو ضرور جنم دے گی جو اس کو تقریباً تباہ کر دیں گے۔

دوسری طرف ایک چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے لئے بھی قربانی اور ایثار کی انتہائی ضرورت ہے۔ نیکی بظاہر وہ عمل ہے جس کے کرنے سے انسان وقتی طور پر اپنے ذہن اور جسم میں ایک قسم کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مگر اس تکلیف کے احساس کے باوجود جب وہ اسکو کرے گا تو لازمی طور پر اس کی قوت ارادی پر اثر پڑیگا کیونکہ اس طرح وہ اپنی ایک نفسانی خواہش پر غالب آکر اپنی خواہش کے خلاف ایک کام کرتا ہے۔ جس میں کہ قربانی اور ایثار پایا جاتا ہے پس نیکی قوت ارادی کو بہرحال بڑھاتی ہے اور اس بارہ میں استقلال اور مستقل مزاجی سے کام لیا جائے تو ایک زبردست قوت ارادی پیدا ہو سکتی ہے۔

اس جگہ یہ امر بھی واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کو ایک حد تک جبلی طور پہ قوت ارادی دی گئی ہے۔ آگے ہر انسان اپنے حالات کے مطابق اس قدرتی قوت ارادی میں کمی یا اضافہ کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے انبیاء اور مصلحین کو پیدائش سے ہی بلند قوت ارادی کی نعمت سے نوازتا ہے اور پھر ان سے پے در پے قربانی اور ایثار کے ایسے کام لیتا ہے کہ ان کی قوت ارادی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت انہیں مایوس نہیں کر سکتی ان کی قوت ارادی کی بنیاد وہ زبردست ایمان اور یقین ہوتا ہے جو انہیں خدا تعالیٰ کی کامل اور مقتدر ہستی پہ ہوتا ہے۔ ایک عام انسان اور ایک نبی کی قوت ارادی میں بعد المشرقین ہوتا ہے۔ ایک نبی اپنے مفوضہ کام کو اس طرح دیوانہ وار کرتا چلا جاتا ہے کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ وہ خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے عزم، اپنی ہمت، اپنے استقلال اور اپنے صبر میں مثال بن جاتے ہیں۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست قوت ارادی کا راز بھی آپ کی بے نظیر قربانی اور ایثار، آپ کے فقید المثال استقلال و صبر اور اپنے مطمح نظر میں کامیابی پر لازوال یقین میں تھا۔

— (باقی) —

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام مباحثات

ربوہ گذشتہ دنوں یہاں تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کل ربوہ انجاس مباحثات کا انعقاد ہوا۔ پہلے روز پندرہ نومبر ۱۹۶۱ء کو چار بجے بعد دوپہر انگریزی مباحثہ ہوا۔ عنوان یہ تھا:
"Fruits of labour are sweeter than the gifts of fortune"

نور محمد چانڈیا نے قائد ایوان کی حیثیت سے قرارداد پیش کی اور اعجاز الحق قریشی نے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے قرارداد کی مخالفت کی۔ اس مباحثہ میں ربوہ کے مختلف تعلیمی ادارہ جات کے بیس مقررین نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق منیر احمد باجوہ (ہائی سکول) اوّل۔ نور محمد چانڈیا (کالج) دوم اور قریشی محمد اسلم (جامعہ) سوم رہے۔
اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض جناب میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ، چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر اصلاح و ارشاد اور پروفیسر خان حبیب اللہ خانصاحب نے سرانجام دیئے۔

دوسرے روز بروز ۱۶ نومبر ۱۹۶۱ء کو سات بجے شام کالج ہال میں اردو مباحثہ کا انعقاد ہوا۔ قرارداد زیر بحث یہ تھی۔ "خوش رہنے کے لئے دولت مند ہونا ضروری ہے"
اس مباحثہ میں عطاء المجیب راشد نے قائد ایوان کی حیثیت سے قرارداد کے حق میں بحث پیش کی اور راشد ترمذی نے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے قرارداد کی مخالفت کی۔ اس میں ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات کے کل ۱۴ مقررین نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض جناب مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ ملک محمد عبداللہ صاحب پروفیسر کالج اور مکرم سلطان اکبر صاحب ایم اے نے ادا کئے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق عطاء المجیب راشد (کالج) اوّل، سید داؤد احمد صاحب انور (جامعہ) دوم اور پرویز احمد (سکول) سوم قرار دیئے گئے۔
بعد ازاں مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ ان ہر دو مباحثات کی صدارت فضل احمد سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کالج یونین نے کی۔
(سیکرٹری کالج یونین ـ ربوہ)

ضلع شیخوپورہ کے مجاہدین جنہوں نے وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی فرمادی

- مرزا چاند بیگ صاحب ۵۰-۱۰ ننکانہ صاحب
- اہلیہ صاحبہ مکرمہ جنت بی بی صاحبہ ۵۰-۵ //
- ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ۵۰-۱۲ //
- مکرمہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ // ۲۵-۶ //
- مرحومین رشتہ داران ڈاکٹر صاحب ۱۹-۵ //
- بچگان محمد سلیم خانصاحب / نعیم احمد خانصاحب و دختران ۶۹-۵ //
- مکرم محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ / کلاتھ مرچنٹ ۰۰-۱۲ چوہڑکانہ
- محمد رشید صاحب بشاد ۲۵-۶ //
- مرزا جان محمد صاحب ۴۴-۱۴ //
- فضل دین صاحب بزاز ۱۹-۱۰ //
- عبدالرحمٰن صاحب برتن فروش ۱۹-۶
- چوہدری غلام سرور صاحب / نمبردار ۸۷-۷ چک ۷۹ پچانے والی
- چوہدری محمد دین صاحب ۸۷-۷ //
- مستری فضل دین صاحب ۰۰-۷ //
- چوہدری علم دین صاحب ۸۷-۷ //
- اہلیہ صاحبہ // // ۲۱-۵ //
- ظفر اللہ خانصاحب / معہ اہلیہ صاحبہ ۷۵-۱۳ //
- ظفر اللہ خانصاحب / معہ اہلیہ صاحبہ ۷۵-۱۱ //
- اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار ۵۰-۶ چک ۷۹ پچانوالی
- چوہدری غلام نبی صاحب ۲۵-۶ چک ۱۹ بہوڑو
- مکرمہ رشیم بی بی صاحبہ اہلیہ / غلام نبی صاحب ۵۶-۵ //
- مستری محمد طفیل صاحب ۸۷-۵ //
- صوفی احمد دین صاحب ۰۰-۳ //
- چوہدری محمد علی صاحب / ولد کریم بخش صاحب ۵۰-۷ //
- اہلیہ صاحبہ // ۰۰-۶ //
- چوہدری ہدایت علی صاحب ۷۵-۵ //
- فرزند علی ولد نواب دین صاحب ۶۹-۶ //
- محمد علی صاحب ولد کالا دین صاحب ۶۹-۶ //
- محمد صادق صاحب / ولد گلاب دین صاحب ۶۹-۶ //
- عبدالحمید صاحب / ولد محمد بخش صاحب ۵۰-۱۳ //
- میاں عبدالحمید صاحب قائد / خدام الاحمدیہ ۰۰-۱۲ سانگلہ ہل
- حکیم دوست محمد صاحب ۰۰-۱۶ //

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجالس انصار اللہ توجہ فرماویں

ان دنوں انصار اللہ کے عہدیداروں کے آئندہ تین سال کے لئے انتخابات ہو رہے ہیں۔ بعض مجالس کی طرف سے زعیم اعلیٰ / زعیم کے انتخاب کے علاوہ اس کی مجلس عاملہ بھی مقرر کی جاتی ہے۔ جبکہ دستور اساسی انصار اللہ کا قاعدہ ۱۷۷ و ۱۸۶ یہ ہے کہ زعیم اعلیٰ / زعیم اپنی مجلس عاملہ کے ارکان کو نامزد کرے گا۔ اور ان کی منظوری صدر مجلس سے حاصل کرے گا۔ مجالس انصار اللہ ازراہ کرم انتخاب کرواتے وقت اس قاعدہ کو ملحوظ رکھیں اور صرف زعیم اعلیٰ / زعیم کا انتخاب کروائیں۔ منتخبہ زعیم اعلیٰ / زعیم منظوری ملتے ہی اپنی مجلس عاملہ کے ارکان نامزد کر کے صدر مجلس سے منظور حاصل کریں۔
(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

بچّوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی عملی تربیت دینا ضروری ہے
ربوہ کے ایک مجاہد تحریک جدید کا نیک نمونہ

مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب دارالصدر ربوہ نے اپنے چھ بچوں کا چندہ بقدر ۳۱-۲۰۲ روپیہ ان کے اپنے ہاتھوں سے دلوایا اور وکیل المال کی زبانی ان پر واضح کروایا کہ یہ چندہ کن اغراض پر خرچ ہوتا ہے ـــــ مرزا صاحب موصوف نے اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا دو سال کا چندہ بقدر ۰۲-۱۵۰ روپیہ بھی نقد ادا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
مرزا صاحب موصوف کا یہ طریق تربیت دراصل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد کی روشنی میں جملہ احباب کے اختیار کرنے کے لائق ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-
"پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو۔ بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بچہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہو گی اور بچپن سے ہی ان کے اندر اسلام کی خدمت کی رغبت پیدا ہو گی"
پس احباب جماعت اپنے بچوں کی صحیح تربیت کے پیش نظر انہیں تحریک جدید کا چندہ اپنے ہاتھوں سے ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔ (وکیل المال)

صاحب نصاب احباب کو مطلع کر دیا جائے

بعض احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہوا ہے یہاں تک کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر وہ ادا نہیں کرتے۔ وہ یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ادا نہیں کر رہے ہوتے یا مسئلہ کا تو انہیں علم ہوتا ہے۔ مگر تساہل کر رہے ہوتے ہیں۔

ایسے احباب کو

یاد رکھنا چاہیئے کہ صاحب نصاب پر زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی فرض ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ نماز وغیرہ دیگر ارکان اسلام کا ادا کرنا اور جن کے ادا نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مجرم نافرمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بار بار حکم فرمایا ہے کہ نماز ادا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ پس ادائیگی زکوٰۃ کی فرضیت واضح ہے۔
سیکرٹریان مال خصوصاً اور دیگر عہدہ داران مال عموماً جماعت کے ایسے احباب کو مطلع کر دیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر وہ ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے
ـــــ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ـــــ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۲۲۵۳ :- میں ملک رشید احمد طیب ولد ملک غلام احمد صاحب ارشد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت وقف جدید عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت وقف جدید کی طرف سے وظیفہ مبلغ ۵۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

فقط الراقم الحروف ملک رشید احمد طیب ابن ملک غلام احمد صاحب ارشد دواخانہ فضل عمر شاہدرہ بازار مہاجر کالونی ماڈل ٹاؤن بہاولپور ۲۶/۹/۶۱

العبد ملک رشید طیب

گواہ شد:- محمد عقیل ولد خدا بخش صاحب معلم وقف جدید فضل عمر شاہدرہ بستی بہاولپور

گواہ شد:- سید ولایت ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ - ۲۶/۹/۶۱

نمبر ۱۲۲۵۶ :- میں سلیمہ بی بی زوجہ چوہدری اللہ دتا صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پتوکی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر ۳۰۰۰/- روپیہ ۲۔ زیور طلائی چوڑیاں دو عدد وزن تین تولہ قیمت ۳۰۰/- روپے

۳۔ کانٹے دو عدد وزنی ۱/۲ ا تولہ ۱۵۰/- روپے

۴۔ کلپ دو عدد وزنی ۱/۲ ا تولہ ۱۵۰/- روپے

۵۔ نقدی سرمایہ سات ہزار ایک سو روپیہ صرف

کل میزان بمعہ حق مہر آٹھ ہزار روپیہ صرف ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اسکے علاوہ پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط الراقم الحروف محمد اعظم ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب حقیقی فرزند موصیہ [illegible]/۷/۶۱

الامۃ نشان انگوٹھا سلیمہ بی بی زوجہ چوہدری اللہ دتہ صاحب ساکن پتوکی مکان نمبر ۲۶/۶ پرانی منڈی ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ احقر اللہ دتا ولد چوہدری محمد دین صاحب خاوند موصیہ مذکورہ مکان نمبر ۲۶/۶ پرانی منڈی پتوکی

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم۔ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۲/۷/۶۱

نمبر ۱۲۲۵۸ :- میں بشیر الحق ولد میاں سراج الحق صاحب قوم ارائیں پیشہ زرگری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایل پلاٹ ڈاکخانہ سرسنگھ نمبر ۵۳ براستہ پتوکی ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ زرگری تقریباً اسی ۸۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اس کے بعد جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی فقط راقم الحروف غلام احمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایل پلاٹ ۴/۷/۶۱

العبد :- بشیر الحق ولد میاں سراج الحق قوم ارائیں سکنہ ایل پلاٹ

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم۔ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:- محمد صدیق ولد نبی بخش صاحب

عرب قومیت کا موجودہ مرحلہ عارضی نوعیت کا ہے

اسلام ہمارے لئے ناگزیر ہے، ہم اسلامی اصولوں پر سختی سے کاربند رہیں گے

راولپنڈی ۸ دسمبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ عرب قومیت کا موجودہ مرحلہ عارضی ہے اور عرب ممالک قرآنی نظریات کے تحت متحد ہو کر ایک بار پھر ساری اسلامی دنیا کی قیادت کریں گے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل یہاں ایوان صدر میں سعودی عرب کے صحافیوں کے وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے کہا جہاں تک ہمارا تعلق ہے اسلام کے سوا ہمارا کوئی نصب العین نہیں۔ اسلام ہمارے لئے ناگزیر ہے۔ اور ہم اس کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہیں گے۔ فلسطین اور الجزائر کے لئے پاکستان کی حمایت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر ایوب نے کہا۔ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ میں اور اس بین الاقوامی ادارے کے باہر کہیں بھی پاکستان کے ماضی پر نظر ڈالئے۔ آپ کو پاکستان کی عرب دوستی کے متعدد ثبوت مل جائیں گے۔ صدر ایوب خان نے سعودی عرب کے صحافیوں سے کہا کہ الجزائریوں نے حصول آزادی کے لئے جو قربانیاں دی ہیں۔ پاکستان ان کی قدر کرتا ہے۔ اسلام کی تاریخ میں یہ قربانیاں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ آپ نے کہا۔ "لیکن میں عرب ممالک میں اپنے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہیں بھی پاکستان کے مسائل سے اتنی ہی دلچسپی ہے یا نہیں؟"

صدر ایوب نے شاہ سعود کی صحت کے بارے میں بھی استفسارات کئے اور اس امر پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ شاہ سعود اب روبصحت ہیں۔ آپ نے کہا شاہ سعود ایک عظیم مسلمان ہیں۔ مجھے ان کی صحت کے بارے میں بڑی تشویش تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ان کی حالت بہتر ہے۔

صحافیوں کے وفد نے صدر ایوب کو یقین دلایا کہ سعودی عرب کے باشندے ہر طرح سے پاکستان کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا پاکستان ہمارے لئے اجنبی نہیں ہم اسے اپنا گھر سمجھتے ہیں۔

شکریہ احباب

سیدنا حضرت امیر المومنین بزرگان خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے میری اہلیہ کو تشویشناک صورت اپریشن سے شفا کامل بخشی اور کمانڈر صاحب اہلیہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب کو بھی خطرناک صورت حالات سے محفوظ رکھا۔ الحمد للہ۔ ہم سب کے مشکور و ممنون ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمارے خاندان کے ہر فرد کو ہر تکلیف و مصیبت سے محفوظ رکھے۔ آمین

(خاکسار محمد اقبال پراچہ)

"ضروری اعلان"

"کافی دنوں سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے آوارہ کتے مارنے کا کام روک دیا گیا ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض عناصر شرارتاً یہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا احباب تعاون دیں۔ اگر کوئی شخص ایسا کر رہا ہو تو اسکی فوری اطلاع دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں کریں۔ کمیٹی جب دوبارہ یہ کام شروع کرے گی۔ تو منادی کر دی جائے گی"

"سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ"

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کرونگا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔" +

سیرۃ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا

"نصرۃ الحق"

جس کے مندرجات حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب اور خواتین کے مضامین اور تاثرات پر مشتمل ہیں۔ جلسہ سالانہ پر یہ نایاب تحفہ پہلی بار منظر عام پر آ رہا ہے۔ طباعت محدود ہے احباب جلد سے جلد خرید کر مستفید ہوں۔ قیمت عہ شائع کردہ:۔ مجلس مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ۔

ملنے کا پتہ حکیم عبد اللطیف شہید قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل۔ ٹھنڈا اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسہ

مفید منجن دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے اس کا باقاعدگی کے ساتھ استعمال دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ شکایات سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

نہایت باموقع جائداد قابل رہن

گولبازار ربوہ میں ایک باموقع قطعہ جس میں دکانیں اور مکان تعمیر ہے کم از کم دس ہزار روپیہ میں رہن رکھا جا رہا ہے جس سے معقول ماہوار آمد ہے۔ ضرورتمند احباب مندرجہ پتہ سے تفصیل حاصل فرمائیں۔

(ا۔ ع معرفت ناظر امور عامہ ربوہ)

اعلان

کلیم یونٹ کی خرید و فروخت کے لئے

بشیر پراپرٹی ڈیلر

سیالکوٹ شہر

کی خدمات حاصل کریں۔ نقل فیصلہ غیر مصدقہ اور معاوضہ یک فوراً روانہ کریں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

دنیا کیا کہتی ہے (۲)

"بے بی ٹانک" نہایت ہی کارآمد ٹانک ہے

"قبل ازیں ایک شیشی "بے بی ٹانک" آپ سے منگوا چکا ہوں۔ جس نے میرے بڑے بچے کے لئے ایک نہایت ہی کارآمد ٹانک کا کام کیا ہے ماشاء اللہ یہ گولیاں نہایت ہی مفید ۔۔۔۔ ثابت ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرما دے۔۔۔۔"

اقتباس خط مکرم ناصر احمد صاحب قریشی بی ایس سی۔ آدم شاہ کالونی سکھر۔

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ روپے۔ ایک درجن پر ۲۵ فیصدی کمیشن تفصیلات کے لئے "معلومات ہومیوپیتھی" مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

نور کاجل اور سند قبول

محترمہ اہلیہ صاحبہ سید محمد حسین شاہ صاحب جھنگ تحریر فرماتی ہیں:۔

"میں قادیان سے ہی نور کاجل استعمال کرتی ہوں۔ دوسروں کو بھی اس کے استعمال کی تاکید کرتی ہوں۔ کیونکہ یہ سرمہ آنکھوں کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔۔۔۔"

نور کاجل عرصہ ساٹھ سال سے استعمال میں آ کر ہر طرف سے داد تحسین وصول کر رہا ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی

آج کل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے اسلئے جو دواخانے عمدہ اور اعلیٰ دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطبائے کرام بھی ہمیشہ طبیہ عجائب گھر سے فائدہ اٹھائیں گے۔

زدجام عشق بہ نسخہ کلاں خاص قوتِ باہ اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ جب زدجام عشق معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی تیزی سے خون میں جذب ہوجاتی ہے اور اس کے لطیف اجزا پٹھوں کے مرکز دل میں تحریک پیدا کر دیتے ہیں اور یہاں سے کمر کے اعصاب میں بھی قوت کی لہریں دوڑ جاتی ہیں مردانہ قوت کے لئے بے نظیر دوا ہے ایک ماہ کورس ۱۴ روپے۔

جلسہ سالانہ ربوہ پر الفضل برادرز گولبازار سے ہمارے مرکبات ملیں گے۔

منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

حب جند	ہمدرد نسواں	زدجام عشق
اعصابی بے چینی۔ نیند نہ آنا وہم۔ گھبراہٹ۔ مالیخولیا اور ہسٹریا کی	حبوب اٹھرا۔ مرض اٹھرا کی کامیاب دوا۔ ہزاروں افراد نے اس کو استعمال کیا اور	قوت و صحت سے ہمکنار رکھنے والی طاقت کی
کامیاب دوا	مفید پایا	بے مثال دوا
قیمت ۴۰ یوم ۲۵/۰۰	قیمت مکمل کورس -/۱۹	قیمت ۱۵/۰۰

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

ایک اہم تربیتی جلسہ:۔ مورخہ ۹/۱۲/۶۱ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد حلقہ فیکٹری ایریا میں الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک اہم تربیتی جلسہ ہو رہا ہے جس میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب "احمدی نوجوانوں کی ذمہ واریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ مقامی احباب کثرت سے شمولیت فرما کر استفادہ فرمائیں۔

(بشیر احمد اختر۔ نائب سیکرٹری)